خطبہ جمعہ

بعنوان

ماہِ محرم، اہل بیت کا مقام ومنصب اور حقوق

سلسلة منبر الحكمة

317

بتاریخ: 29 جولائی 2022

بمطابق: ٢٩ ذوالحجة ، ١٤٤٣ هج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل
5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

①......اہل بیت عظام کا مقام اور مفہوم

②......اہل بیت کے متعلق معاشرتی رویے اور صحیح منہج

③......اہل بیت کے فضائل ومناقب

④......اہل بیت عظام کے حقوق (5)

⑤......خطبہ غدیر خم اور خلافت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقت

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ❊ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ لَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ [الشوریٰ:23]

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الاحزاب:33]

تمہید

انسانی عزت وتکریم اور شرف ومقام کے تمام تر ذرائع میں سب سے عظیم ترین ذریعہ یہ ہے کہ کسی انسان کا نسب کا رشتہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ نسب، سسرال اور عزیز داری سے ملا ہو۔ ایمان اور نیک عمل کے ساتھ یہ ایسا شرف ومقام ہے کہ اِسے بزور قوت حاصل نہیں کیا جا سکتا، یاد رہے! ایمان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نسب کا دہرا فائدہ اور فضیلت ہے، جب کہ ایمان کے بغیر نسب ہرگز مفید نہیں، کیوں کہ نسب ایمان کے تابع ہے۔

آل نبی اور اہل بیت عظام کی فضیلت وخاص حقوق کے بارے ثابت شدہ بے شمار دلائل ہیں، دنیا میں کوئی عالم، محدث، مورخ اور کاتب ایسا نہیں جس نے اہل بیت کے فضائل وشمائل پر نہ لکھا ہو۔ احادیث کی تمام کتابوں میں مستقل ابواب، تاریخ اسلام اور دینی علوم پر مشتمل ہر کتاب میں اہل بیت کے شرف ومقام پر صحیح روایات درج ہیں۔ یہ ایک زندہ حقیقت ہے جسے کبھی صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اہل سنت والجماعت آل نبی اور اہل بیت عظام کے خاص فضل وشرف کا عقیدہ رکھتے ہیں، لیکن اُن کی شان ومقام میں غلو اور تنقیص سے کام نہیں لیتے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے خود شرف صحابیت کے ساتھ اہل بیت میں سے ہونے کے لیے چن لیا ہے۔ لیکن وہ سب بشر ہیں، معصوم نہیں، گناہوں سے پاک صرف فرشتے یا انبیاء کرام کی جماعت ہے۔

اہل بیت کا مقام ومنصب

کسی بھی شخص کے لیے خوش بختی اور اُس کے ساتھ ایمانی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اُس کا رشتہ نسب نبی اکرم ﷺ سے ملا ہو، بشرط کہ اُس کا عقیدہ، عمل اور زندگی کتاب اللہ وسنت کے مطابقت ہو۔

......اہل بیت سے مراد جن پر صدقہ حرام ہے:

اہل بیت سے مراد بہت عام ہے، اہل تشیع اہل بیت سے مراد صرف اولاد فاطمہ کو لیتے ہیں، جب کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک اہل بیت میں اولین درجہ میں تمام ازواج مطہرات داخل ہیں اور پھر قریش کے خاندان کا ہر وہ فرد شامل ہے جس پر صدقہ حرام ہے، جیسا کہ حدیث میں صراحت موجود ہے۔

......تابعی حصین بن سبرہ رحمہ اللہ نے پوچھا کہ اے زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون سے ہیں، کیا آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے نہیں ہیں؟ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا:

((نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ))

’’ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے۔‘‘

پھر حصین رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ علی، عقیل، جعفر اور عباس رضی اللہ عنہم اجمعین کی اولاد ہیں۔ تابعی حصین رحمہ اللہ نے کہا کہ ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔

صحيح مسلم: 2408

......اہل سنت والجماعت کا اہل بیت کے بارے موقف:

اہل سنت والجماعت کا اہل بیت کے بارے منہج وموقف افراط وتفریط سے پاک ہے، وہ عبد المطلب کی نسل میں سے ہر مسلمان مرد وعورت سے ایمانی محبت رکھتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سے بھی عقیدت رکھتے ہیں اور انہیں امہات المومنین مانتے ہیں، وہ اہل بیت میں سے ہر ایک کی تعریف کرتے اور انھیں اسی مقام وفضیلت پر رکھتے ہیں جو کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ اہل سنت والجماعت اس سلسلے میں عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں۔

ہر اُس شخص کی فضیلت کا اعتراف کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے نسب کی فضیلت کے ساتھ ساتھ ایمان کی فضیلت سے بھی نوازا ہے، سلف وصالحین کا موقف ہے کہ نسب ایمان کے تابع ہے، لہٰذا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعلق سے نسب اور ایمان دونوں شرف عطا کیے ہیں، اسے دونوں فضیلتیں حاصل ہیں، البتہ جسے ایمان کی توفیق نہیں ملی اسے نسب کی فضیلت کا کوئی فائدہ نہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ))

’’جس کے عمل نے اسے (خیر کے حصول میں) پیچھے رکھا، اس کا نسب اسے تیز نہیں کرسکتا۔‘‘

صحيح مسلم: 2699

اہل بیت کے متعلق معاشرتی رویے اور صحیح منہج

ہمارے معاشرے میں نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے متعلق تین موقف ہمارے سامنے آتے ہیں:

1...... پہلا موقف:

اہل بیت کی مصنوعی محبت کا نام کر اُن کی شان وعظمت اور مقام ومرتبہ میں غلو سے کام لینا۔

2...... دوسرا موقف:

پہلی صورت کے برعکس اہل بیت کے ساتھ عداوت اور طعن وتشنیع کا موقف رکھنا۔

3...... تیسرا موقف:

اہل بیت کے ساتھ محبت، عظمت اور احترام کا موقف رکھنا۔ لیکن اس کے ساتھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، خلفاء راشدین، ازواج مطہرات کے حقوق وفضائل کو تسلیم کرنا۔

یہ موقف اہل سنت والجماعت کا ہے کہ جو اہل بیت کی محبت واحترام میں کسی صحابی سے نہ بغض رکھتے اور نہ ہی سب وشتم سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ کتاب وسنت سے ثابت شدہ سب کی شان وعظمت کو مانتے اور بجالاتے ہیں۔ یہی درست زاویہ فکر ونظر ہے۔

......اہل بیت عظام کو اذیت دینا، اللہ ورسول کی ناراضی کا سبب ہے:

رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کو اذیت پہنچانا، سب وشتم کرنا اور اُن پر لعن وطعن کرنا کفر، منافقت اور ایمان سے تہی دامن ہونا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سخت ناراض ہوتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا تو اس کی خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی، تو آپ ﷺ نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”فاطمہ میرے جسم کا ٹکرا ہے، مجھے تکلیف دیتی ہے وہ چیز جو اسے تکلیف دیتی ہے، اور درد میں ڈالتی ہے مجھے وہ چیز جو اسے ایذا میں ڈالتی ہے۔“

[صحیح] سنن الترمذی: 3869

......سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت و دوستی، اللہ کے ساتھ محبت و دوستی کی نشانی:

اہل بیت میں سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان اور اللہ سے محبت کی علامت ہے، جب کہ آپ رضی اللہ عنہ سے دشمنی دراصل اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہے۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ومقام کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اللہ تعالیٰ سے دعا بھی فرمائی اور تمام صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

((فَهٰذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ))

”جس کا میں دوست ہوں، یہ بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو اس (علی) سے دوستی رکھے تو اسے سے دوستی رکھ۔ اے اللہ! جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔“

[صحیح] سنن ابن ماجه: 116

......حدیث سے خوارج اور غالی شیعہ کی مذمت کا ثبوت:

1......سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں یہ کلمات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمائے تھے جب حجۃ الوداع سے واپس غدیرخم مقام پر پہنچے تھے۔ اس محبت و موالات کو بیان کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب یمن سے واپس آئے تو کچھ لوگ ان پر شاکی تھے۔

2......کیوں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت رکھنا ضروری ہے، اور ان سے بغض وعناد رکھنا کفر ہے۔

3......بعض لوگوں نے اس حدیث سے بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، حالانکہ دوستی اور ولایت کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں۔

4......اس سے خوارج، جنہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا انکار کیا اور ان غالی شیعہ کی مذمت ثابت ہوتی ہے، جنہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ان کی زندگی میں خدا کہا تھا، بالآخر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خود انہیں سزائے موت دی۔

......آیت تطہیر میں اہل بیت کا مقام وشان:

اللہ تعالیٰ نے اہل بیت نبوی کی شان وفضیلت بیان کرتے فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الاحزاب:33]

”اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ آیت کریمہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے بارے نازل ہوئی ہے۔ بلا شبہ سنت وحدیث قرآن مجید کی تفسیر اور وضاحت کرنے والی ہے، مزید حدیث رسول سے اس آیت کی تفسیر میں یہ ثابت ہے۔

یہ آیت کریمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی، تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ وحسن حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو بلایا اور انہیں ایک چادر کے نیچے ڈھانپ دیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر کے نیچے کرلیا، پھر فرمایا:

((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا))

''اے اللہ! یہ ہیں میرے اہل بیت، میرے گھر والے، ان سے ناپاکی دور کردے اور انہیں ہر طرح کی آلائشوں سے پوری طرح پاک وصاف کردے۔''

......سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اور میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں، اے اللہ کے رسول؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ))

''تم اپنی جگہ ہی ٹھیک ہو، تمہیں خیر ہی کا مقام ودرجہ حاصل ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 3205

......رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت سے محبت ایمان کی علامت:

......اسی طرح آپ ﷺ کے عزیز واقارب اور ایمان لانے والے تمام رشتے دار فضیلت اور ایمانی محبت کے حق دار ہیں، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یوں فرمایا:

﴿قُلْ لَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ [الشوریٰ:23]

''کہہ دے میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر رشتہ داری کی وجہ سے دوستی۔''

اہل بیت کے فضائل ومناقب

کتاب وسنت میں اہل بیت کے بے شمار فضائل مذکور ہیں، جن میں اہم ترین کا درج ذیل ذکر کیا جاتا ہے۔

1......اللہ نے چاہا ہے کہ وہ اہل بیت سے ناپاکی دور کرکے انہیں پاک کردے۔[الأحزاب:33]

2......اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو امہات المومنین قرار دیا۔[الأحزاب:33]

3......اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش سے بنو ہاشم کو چن لیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔[صحیح مسلم: 2276]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

4......قیامت کے دن ہر واسطہ اور نسبی تعلق ختم ہو جائے گا، یعنی کوئی فائدہ مند نہیں ہوگا، نبی کریم ﷺ کے واسطے اور نسبی تعلق کے علاوہ۔ [السلسلة الصحيحة: 2036]

5......صدقہ کا مال آل محمد کے لیے اللہ نے حرام کر دیا، کیوں کہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔[صحيح مسلم: 1072]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب قحط سالی ہوتی تھی تو آپ نبی کریم ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے بارش کے لیے دعا کرواتے تھے۔ [صحيح البخاری: 1010]

3......اگر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کبھی سیدنا عمر یا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرتے تو یہ دونوں اپنی سواری سے اتر جاتے اور جب تک وہ کافی دور تک نہ چلے جاتے یہ دونوں اپنی سواری پر سوار نہ بیٹھتے تھے۔ اُن کا ایسا کرنا نبی کریم ﷺ کے چچا کے احترام کی وجہ سے تھا۔ [سير أعلام النبلاء: 93/2]

4......سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ:

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ فاطمہ سے کہا کہ: اے علی کی بیٹی! اللہ کی قسم! اس روئے زمین پر کوئی خاندان تم سے بڑھ کر مجھے پیارا نہیں، بلکہ تم مجھے میرے اپنے خاندان سے بھی بڑھ کر محبوب ہو۔
طبقات ابن سعد: 334/5، رقم: 333

اہل بیت کے حقوق

اہل بیت کے حقوق کی رعایت کا یہ معنی نہیں ہے کہ انہیں معصوم مانا جائے اور ان کی شان میں افراط وغلو سے کام لیا جائے، جیسا کہ اہل تشیع کا موقف اور ان کے سارے منہج کی بنیاد ہی افراط وغلو اور ائمہ اہل بیت کی معصومیت پر ہے۔ حالاں کہ اہل بیت سے محبت وتعظیم کا مطلب ہے کہ ان کی سیرت وکردار کے تابندہ نقوش کو اپنانا اور ان کی صالحیت کی وجہ سے ان کی محبت وعظمت کو اپنے دل میں رکھنا ہے۔ وہ سارے کام ہیں جو نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم میں داخل ہیں۔

......اہل سنت والجماعت کے نزدیک اہل بیت کے حقوق کا مفہوم:

رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت عظام کے کچھ خاص حقوق ہیں، جنھیں ادا کرنا امت مسلمہ پر واجب ہے، کیوں کہ ان کی ادائیگی کا حکم خود نبی اکرم ﷺ نے دیا ہے۔ چنانچہ درج ذیل اہل بیت کے حقوق نقل کیے جاتے ہیں۔

......خطبہ غدیر خم اور اہل بیت کے حقوق:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر ایک جامع خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں آپ نے پہلے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

((وَأَنَـا تَـارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ))

''میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جا تا ہوں۔ پہلے تو اللہ کی کتاب ہے اور اس میں ہدایت ہے اور نور ہے۔ تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔''

......اور پھر اپنے اہل بیت کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

((وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي ، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي ، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي))

''میرے اہل بیت، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہوں، تین بار فرمایا۔''

......حدیث میں ثقلین کا مفہوم:

اس حدیث میں قرآن کریم اور اہل بیت کو ثقلین یعنی دو بھاری چیزوں سے تعبیر کیا گیا ہے، جس کا معنی ہے کہ ان پر عمل کرنا، ان کے حقوق کا پاس ولحاظ رکھنا اور ان کے بارے میں صحیح منہج پر قائم واقعتاً مشکل کام ہے، جیسا کہ آج مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم اور اہل بیت کے متعلق لوگ افراط وتفریط کا شکار ہیں۔

......فوائد:

1......قرآن مجید کے ساتھ تمسک اور اس کی اتباع ہی کفر وضلالت سے نجات کا باعث ہے۔

2......اہل بیت کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا تصور اہل تشیع سے مختلف ہے۔ غالی شیعہ اپنے ائمہ کو معصوم مانتے ہیں، اُن کی شان وعظمت میں غلو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی شان سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔

3......نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کی توہین نبی ﷺ پر ایمان اور آپ سے محبت کے منافی ہے۔

1......اہل بیت کا پہلا حق:

اہل بیت سے محبت رکھنا، اُن کا دفاع کرنا اور محبت اہل بیت کا داعی ہونا ہمارے ایمان کے جزو ہے، جس کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی کہ قریش کو بنو ہاشم کے ساتھ کیا مسئلہ ہے کہ وہ آپس میں بڑی محبت وچاہت سے ملتے ہیں، لیکن جب ہم بنو ہاشم سے ملاقات کرتے ہیں تو ان کے چہروں کا رنگ بدلا ہوتا ہے؟ یہ بات سن کر نبی اکرم ﷺ شدید غصے کا اظہار کیا اور اپنے اہل بیت کے حقوق کو ادا کرنے زور دیتے ہوئے فرمایا:

((وَاللّٰهِ ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِءٍ إِيمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ ، وَلِقَرَابَتِي))

''اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ کی رضاء کے لئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور میری قرابت داری کی وجہ سے تم سے محبت نہیں کرتا۔''

[اسنادہ صحیح] مسند احمد: 1777، تحقیق احمد محمد شاکر مصری۔ فضائل الصحابة للامام احمد، 918/2

......اس حدیث میں سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی فضیلت وعظمت کا ذکر ہے۔ مزید یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے محبت رکھنا اور اُن کا دفاع کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

2......اہل بیت کا دوسرا حق:

اہل بیت کا احترام وتعظیم کرنا اور کسی صورت بھی اُن کے متعلق بے ادبی کا مرتکب نہ ہونا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اہل بیت کے حقوق کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا تھا:

((وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ، لَقَرَابَۃُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي))

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا مجھے اپنے قرابت داروں کے ساتھ بہتر سلوک سے زیادہ محبوب ہے۔''

صحيح البخاري: 3712

......مزید ایک موقع پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کے حقوق ادا کرنے حکم دیا، انھیں اذیت دینے اور برا کہنے سے روکتے ہوئے فرمایا:

((ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ))

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے اہل بیت کے بارے میں خاص خیال رکھو، یعنی بہرصورت ان کا احترام بجالاؤ۔''

صحيح البخاري: 3713

3......اہل بیت کا تیسرا حق:

اہل بیت عظام کے حق میں درجات کی بلندی اور دعائے مغفرت کرنا چاہیے۔ اس بات کا حکم خود اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو دیا ہے۔ پنجگانہ نماز میں درودِ ابراہیمی میں ال محمد پر بھی درود وسلام کا حکم دیا گیا ہے، جو اس بات پر دلیل ہے کہ آپ کی ال اور اہل بیت تمام کے لیے مغفرت وبخشش کرنا بنیادی حق ہے۔

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یوں کہو:

((اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اے اللہ! محمد اور آپ کی ازواج والاد پر اپنی رحمت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی تھی۔ بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور عظمت والا ہے۔''

صحیح البخاری: 6360

4......اہل بیت کا چوتھا حق:

مالِ غنیمت اور فئی میں سے خمس یعنی پانچواں حصہ ال رسول کو دینا انھی کا حق ہے، کیوں کہ یہ حق خود اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے، جس پر خلفاء راشدین اور مابعد آنے والے خلفاء نے عمل کر کے دیکھایا۔

﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ [الانفال:41]

''اور جان لو کہ تم جو کچھ بھی غنیمت حاصل کرو تو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے اور رسول کے لیے اور قرابت دار اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہے۔''

5......اہل بیت کا پانچواں حق:

اہل بیت کے مقام ومرتبہ کا عقیدہ رکھنا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے رشتے دار ہیں، انھیں باقی لوگوں پر فضیلت وعظمت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ازواج اور قرابت داروں کے متعلق فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب:33]

''اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔''

......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بزبانی سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی عظمت وشرف:

فتح مکہ کے موقع پر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی عظمت واسلام قبول کرنے کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(فَوَاللّٰهِ لَإِسْلَامُكَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ لَوْ أَسْلَمَ ، وَمَا ذَاكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَكَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ لَوْ أَسْلَمَ)

''اللہ کی قسم! تمہارا اسلام قبول کرنا جس دن تم نے اسلام لائے تھے، مجھے اپنے باپ خطاب کے مسلمان ہونے سے زیادہ محبوب تھا، کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا رسول اللہ ﷺ کو میرے باپ خطاب کے مسلمان ہونے سے زیادہ محبوب تھا۔''

سیر اعلام النبلاء للامام الذہبی، 114/2

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......اہل بیت کو روزِ قیامت ایمان اور نسب کی بنا پر دہرا فائدہ:

قیامت کے دن جب تمام رشتے ناتے ٹوٹ جائیں گے، کوئی قریبی عزیز، دوست اور سفارشی کام نہیں آئے گا، صرف ایمان اور نیک عمل ہی نجات پانے کی بنیاد ہوگا۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا رشتہ بھی آپ کی قوم کو کوئی فائدہ نہ دے گا، اگرچہ آپ کا عزیز و اقارب میں سے ہونا دنیا اور آخرت میں مفید ہے، لیکن ایمان اور عمل صالح کی شرط کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ﴾ [المومنون:101]

''پھر جب صور میں پھونکا جائے گا تو اس دن ان کے درمیان نہ کوئی رشتے ہوں گے اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔''

......سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي ، وَسَبَبِي ، وَصِهْرِي))

''قیامت کے دن ہر تعلق اور رشتہ منقطع ہو جائے گا مگر میرا تعلق، نسب اور سسرال کا رشتہ باقی رہے گا۔''

[حسن] مسند احمد: 18907۔

خطبہ غدیر خم اور خلافت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقت

......سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اہل کوفہ کو خطبہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کو خطبہ غدیر خم کی حدیث کیوں یاد دلائی؟ حالاں کہ خلافت اور حکومت پر وہ متمکن تھے؟ اگر یہ حدیث نص ہے تو خلافت کے دوران اس کا ذکر تحصیل حاصل ہے۔ اس خطبے کا کوفہ میں ذکر کرنے کا دراصل باعث یہ تھا کہ ایک طرف خوارج نے انھیں پریشان کر رکھا تھا، جس کا ذکر تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔ دوسری طرف خود ان کے حلقے میں بعض حضرات ان سے نالاں تھے۔

تب انھوں نے کوفہ کی مسجد کے صحن میں حاضرین سے فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں۔ بعض روایات میں اسے اللہ کی قسم دلاتا ہوں جس نے غدیر خم کے روز رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے:

اللہ مومنوں کا دوست ہے، جس کا میں دوست ہوں۔ یہ علی رضی اللہ عنہ بھی اُس کا دوست ہے۔ [طویل حدیث ہے]

[اسنادہ جید] البداية والنهاية لابن كثير: 5/210۔

......جنگ جمل کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اعلان حق:

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے اختتام پر فرمایا: اے لوگو! امارت کے بارے رسول اللہ ﷺ نے ہم سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کوئی عہد نہیں کیا۔ بلکہ تمہیں ویسے چھوڑ کر جا رہا ہوں، جیسے رسول اللہ ﷺ ہمیں چھوڑ کر گئے، یعنی نبی اکرم ﷺ نے اپنے بعد کسی کو بطور خلیفہ نامزد نہیں کیا۔ تو پھر خلافت بلافصل کی وصیت کی من گھڑت روایات اور استدلال نکال کر لوگوں کو گمراہ کرنا صرف رافضی شیعہ کا پروپیگنڈا ہی ہوسکتا ہے۔

البداية والنهاية لابن كثير: 326/5۔

......سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ اعلان بالکل واضح ہے کہ اگر آپ کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات ہوتی کہ خطبہ غدیر میں میری خلافت و امامت کا اعلان خود رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا ہے، تو وہ یہ بات ہرگز نہ کہتے۔

......خلافت بلافصل کی کوئی روایت معتبر نہیں:

کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں کہ مدینہ طیبہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کسی موقع پر اپنے اس استحقاق کا ذکر فرمایا ہو، یا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو الگ علم بتایا ہو، خلافت بلافصل کے متعلق کوئی حکم دیا ہو، یا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خود زندگی میں کبھی اس کا دعویٰ کیا ہو، یا اپنے دورِ حکومت میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہو۔ اس کے باوجود بھی غالی شیعہ حضرات کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے لیے خطبہ غدیر خم کو بنیاد بنا کر دلیل پیش کرنا عقل، نقل اور اسلامی تاریخ کے خلاف ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، فَقَدْ كَذَبَ))

”جو تجھ سے کہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کسی حکم کو چھپا لیا تو تم جان لو کہ وہ ایک جھوٹا شخص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہا نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ [المائدة:67]

”اے رسول! پہنچا دے جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے۔“

صحيح البخاري: 4612

......خلافت و امامت کے متعلق تمام صحابہ کرام کا موقف:

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی یہی سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا، چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی جب آخری لمحات میں کہا گیا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے تو انھوں نے یہ حدیث سنا دی:

((إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ ، وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

”اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کرتا ہوں تو اس شخص نے خلیفہ نامزد کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے۔ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے مسلمانوں کی رائے پر چھوڑتا ہوں تو اس بزرگ نے اسے مسلمانوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا تھا جو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مجھ سے بہت بہتر تھے، یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی۔"

صحیح البخاری: 7218

......کیا رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی خاص وصیت فرمائی؟

مشہور تابعی طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی کریم ﷺ نے کسی چیز کی وصیت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیوں فرض کیا گیا ہے؟ یا لوگوں کو وصیت کرنے کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: (ہاں،) آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل پیرا رہنے کی ضرور وصیت فرمائی ہے۔

صحیح البخاری: 2740

چنانچہ ابن حبان کی روایت میں وضاحت ہے، سیدنا عبداللہ ابن ابی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز قابل وصیت نہیں چھوڑی تھی۔

پھر سوال ہوا کہ جب آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی تو لوگوں کو وصیت کرنے کا حکم کیوں دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کی وصیت فرمائی تھی۔

صحیح ابن حبان: 382/13، و فتح الباری: 443/5

الغرض تمام معتبر روایات میں مال یا خلافت کے متعلق وصیت کی نفی ہے اور کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کی وصیت کا اثبات ہے۔ جب تک لوگ اس وصیت پر عمل پیرا رہے دنیوی ترقی کی راہ پر گامزن رہے اور جب قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی، پھر مسلمان فرقوں میں بٹ کر مغلوب ہو گئے۔

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمن زاھد (مدیر)	03034125519	حافظ تنویر الاسلام
03015989211	03014843312	03424449009

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com